محبّت اور یوم محبّت

الحبّ ويوم الحبّ

(باللغة الأردية)

اعداد

زبیده عزیز

مراجعة

عطاء الرحمن ضياء الله

ناشر

دفترتعاون برائے دعوت وتوعية الجاليات ربوه

رياض ،مملکت سعودی عرب

الناشر

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

الرياض،المملكة العربية السعودية

١٤٣٠ﻫ – ٢٠٠٩ء

islamhouse.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبّت اور یومِ محبّت

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله.

اما بعد:

ماہِ فروری شروع ہوتے ہی ویلنٹائن ڈے منانے کی تیاریاں شروع ہوجاتی ہیں اور فروری کی چودہ تاریخ کو اظہارِ محبت کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ابتدا میں یہ دن صرف یورپ اور امریکہ میں منایا جاتا تھا مگر آہستہ آہستہ دنیا کے بیشتر خطّوں میں منایا جانے لگا۔ اس دن کی ابتدا کے بارے میں مختلف روایات بیان کی جاتی ہیں۔

محبت۔ایک فطری جذبہ :

محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو اللہ سبحانہ وتعالی نے انسان کی فطرت میں رکھ دیا ہے۔ دنیا میں موجود مختلف چیزیں انسان کو متاثر کرتی ہیں اور وہ ان سے محبت کرتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴾

(آل عمران:14)

"لوگوں کے لئے خواہشات کی محبت خوبصورت بنادی گئی، عورتیں، بیٹے، سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے، نشان لگے ہوئے گھوڑے، مویشی اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے۔"

نبی اکرم ﷺ نے باہمی محبت کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں نہیں جاسکتے جب تک تم مومن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمھیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت

کرنے لگو، آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔'' (صحیح مسلم)

مگر فی زمانہ محبت اپنی اصل شکل کھو کر ایک غیر حقیقی جوش و جذبہ کی شکل اختیار کر چکی ہے، جس کے نتیجہ میں ایسے غیر اخلاقی اور غیر شرعی تعلقات نے جنم لیا جو سطحی اور وقتی نوعیت کے ہیں۔

یہ کیسی محبت ہے جس نے کہ

- بندے کو اپنے خالق حقیقی سے دور کر دیا ہے۔
- غلط اور درست کی پہچان مٹا دی ہے۔
- ہماری معاشرتی اقدار کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔
- ہمارے اندر سے رحمت اور شفقت کو ختم کر دیا ہے۔
- ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے۔
- اس خوبصورت جذبہ کو نفسانی خواہشات کی پیروی تک محدود کر دیا۔

اہل ایمان کی محبت

- اہل ایمان اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اس محبت کی وجہ سے دوسروں کے ساتھ الفت رکھتے ہیں۔

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (البقرة:165)

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ سے محبت میں شدید ہوتے ہیں۔''

- وہ اس کی محبت کے حصول کے لئے آخری نبی محمد ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور ان کا اتباع کرتے ہیں۔
- وہ دیگر انبیاء اور صالحین سے محبت کرتے ہیں جو انسانیت تک اللہ کا پیغام پہنچانے والے تھے۔
- وہ اپنے والدین سے پیار کرتے ہیں کیونکہ وہ نہ صرف پیدائش بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں۔
- وہ اولاد سے محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے انعام اور صدقۂ جاریہ کا ذریعہ ہیں۔
- وہ رفیق زندگی ہونے کی حیثیت میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تاکہ نسل انسانی کی بقا اور تربیت کے لئے ایک دوسرے کے باہم مددگار رہوں۔

- وہ تمام اہل ایمان سے محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ رشتۂ ایمان کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی، خیر خواہ اور دکھ درد کے ساتھی ہیں۔
- وہ تمام انسانوں سے محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ زمین پر اللہ کی ذی شعور مخلوق ہیں۔
- وہ جانوروں، چرند پرند، سبزہ، پھولوں، دریاؤں، پہاڑوں سے محبت کرتے ہیں جو کہ کائنات میں اللہ کی پہچان کا ذریعہ ہیں۔

غرض ان کا ہر تعلق اللہ پر ایمان اور اس سے محبت کی علامت ہوتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾ (الحجرات: 7)

''لیکن اللہ نے ایمان کو تمہاری طرف محبوب کر دیا اور اسے تمھارے دلوں میں مزیّن کر دیا اور کفر، گناہ اور نافرمانی کو تمہاری طرف ناپسند کیا، یہی لوگ بھلائی پانے والے ہیں۔''

خواہشات پر مبنی محبت

وہ محبت جو اللہ کے لئے ہے اس محبت سے مختلف ہے جو محض نفسانی خواہش کی وجہ سے ہے اور رواج کی پیروی کا نام ہے۔

محبت کے نام پر اس دن کو تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ سرخ لباس، کارڈز، دل، پھول اور چاکلیٹس کی خرید وفروخت عام ہوتی ہے۔ نوجوان دلوں میں جذبات کی آگ بھڑکا کر کسی خاص محبوب کی ضرورت کا احساس دلایا جاتا ہے اور جنسی آزادی اور لڑکے لڑکیوں کے آزادانہ تعلقات کو فروغ دیا جاتا ہے ۔اخبارات میں محبت بھرے پیغامات بھیجنا، رومانی ملاقاتیں کرنا، رقص وموسیقی کی محفلوں میں شرکت کرنا عام ہے، حتیٰ کہ تعلیمی ادارے جو علم وادب کا گہوارہ ہوتے تھے، اپنے طالب علموں کے لئے ایسی تقریبات منعقد کرانے میں پیچھے نہیں رہتے اور یہ خیال بھی نہیں آتا کہ عشق ومحبت کے اس غیر دینی اور غیر اخلاقی اظہار میں اسلامی تعلیمات پسِ پشت ڈالی جا رہی ہیں۔ اس نفسیات کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط﴾ (البقرة:165)

''اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کے شریک بنا لئے ہیں جن سے وہ ایسی محبت کرتے

ہیں جیسی اللہ کے ساتھ کرنی چاہیے تھی۔"

تہوار - دین کی علامت

کسی بھی قوم کے تہوار، اس کے دین سے مناسبت رکھتے ہیں اور اس کی پہچان ہوتے ہیں۔اسلام ایک مکمل طرز زندگی کا نام ہے اور ایک امت ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کی اپنی مذہبی روایات ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔" (آل عمران:85)

چنانچہ امتِ مسلمہ کا ہر فرد ان روایات کا امین اور ان کی پاسداری کرنے کا ذمہ دار ہے جبکہ ویلنٹائن کے بارے میں ملنے والی تفصیلات سے اس کا اسلامی تعلیمات اور روح کے منافی ہونا ثابت ہے مثلاً:

- **یہ تہوار اصلاً رومی بت پرستوں کا ہے جو محبت کے دیوتا کے قائل ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔لہذا اس تہوار کو منانا ایک شرکیہ عمل اور شرکیہ عقائد کو تسلیم کرنا ہے۔**
- **یہ محبت کو زوجیت کے دائرے سے باہر نکال کر عشق و عاشقی کے غیر فطری دائرے میں داخل کرنا ہے، جس سے زنا اور فحاشی کو فروغ مل رہا ہے۔**
- **اسلام مرد و زن کے آزادانہ میل جول اور اختلاط کی اجازت نہیں دیتا جب کہ یہ دن منانا ایسے اختلاط کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔**
- **اس دن کو منانے میں دیگر اقوام کی مشابہت ہے جس کی نبی ﷺ نے واضح ممانعت فرمائی ہے۔**

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے خوشی کے دو دن عید الفطر اور عید الاضحٰی مقرر فرمائے،اس کے علاوہ دیگر دن خواہ وہ کسی شخصیت سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی گروہ سے، کسی فرقہ یا کسی واقعہ سے، انھیں منانا مسلمانوں کے لئے کسی طور پر درست نہیں۔چنانچہ یوم محبت منانا، اس کی مبارکباد دینا یا وصول کرنا، اس کی مناسبت سے تحفے تحائف دینا، کارڈز بھیجنا، پیغامات بھیجنا وغیرہ جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (الجاثية: 18)

"پھر ہم نے تمھیں دین کے معاملے میں ایک واضح راستے پر لگا دیا ہے تو اسی کی پیروی کرو اور ان لوگوں

کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو جو نہیں جانتے۔‘‘

اظہار محبت کے لئے مخصوص دن ہی کیوں؟

ویلنٹائن ڈے اظہار محبت کا دن تصوّر رہوتا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ زندگی کی مصروفیات میں مشغول افراد اگر ایک دن اپنی محبتوں کا ظہار کر لیں تو اس میں کیا قباحت ہے؟ لیکن غور کریں:

- **کیا ایک دن کے اظہار سے حقیقی مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں؟**
- **کیا محبت جیسے خوبصورت جذبے کا اظہار بیرونی ثقافت کی تقلید اور پیروی ہی کی صورت میں کرنا ضروری ہے؟**
- **کیا اس اظہار کے نتیجہ میں واقعی ہم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگتے ہیں؟ یا پھر یہ صرف نفس کو وقتی تسکین دینے اور ذہنی سکون کے مصنوعی حل کی ایک ناکام کوشش ہے۔**
- **کیا اس دن اظہار محبت کرنے والے نتیجہ میں سچی محبت حاصل کر پاتے ہیں؟ یا پھر آئندہ آنے والے ویلنٹائن پر وہ ایک نئے ساتھی سے یہی اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔**

حقیقت یہ ہے کہ اس طرح ایک دن منانے سے برائی اور بے حیائی کو تو فروغ مل سکتا ہے لیکن محبت کا سچا جذبہ ہمارے دلوں میں پیدا نہیں ہو سکتا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ﴾ (النور: 19)

’’بیشک وہ لوگ جو اہل ایمان میں بے حیائی پھیلانے کو پسند کرتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔‘‘

محبت کا حقیقی اظہار

- محبت کا حقیقی اظہار عمل سے ہوتا ہے۔
- اللہ کے ساتھ محبت ایمان کا مطالبہ کرتی ہے۔
- نبی ﷺ کے ساتھ ہماری محبت اطاعت سے پہچانی جاتی ہے۔

- والدین سے کی جانے والی محبت ان کی خدمت میں پوشیدہ ہے۔
- اولاد سے پیار کا حقیقی اظہار ان کی اعلیٰ تربیت میں پنہاں ہے۔
- انسانوں سے سچی محبت دکھ سکھ میں ان کے کام آنے سے ثابت ہوتی ہے۔

پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ دو افراد کے درمیان محبت کا تعلق صرف ایک دن کے اظہار جیسی ناپائیدار بنیاد پر قائم ہو۔ سچی محبت قربانی اور ایک دوسرے کی حقیقی خیر خواہی کا مطالبہ کرتی ہے، وہ ایک دوسرے کو صبر سے برداشت کرنے کا سبق دیتی ہے۔ وہ ایک دوسرے کی خوشی میں خوش اور غم میں غمگین ہونے کا نام ہے۔

اصل مرکز محبت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس تھا کہ اتنے میں ایک دوسرا شخص وہاں سے گذرا، اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اس سے بہت محبت ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اسے بتا دیا؟ تو اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے بتا دو، تو وہ اس سے ملا اور کہا: مجھے اللہ کے لئے تجھ سے محبت ہے، جواب میں اس نے کہا: وہ ذات تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبت کی۔“ (سنن ابوداؤد)

فرمان نبوی ﷺ کی روشنی میں اپنا جائزہ لیں کہ جب ہم اظہار محبت کرتے ہیں تو کبھی ہم نے سوچا کہ ہماری محبت کی بنیادیں کیا ہیں:

- کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری محبت اللہ کی خاطر ہے؟
- کیا ہم ایسی بے غرض محبت کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جیسی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ربّ سے کی؟
- کیا ہم ایسی سچی محبت کر سکتے ہیں جو صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ سے کی؟
- کیا ہم ایک دوسرے کے ساتھ ایسی خیر خواہی کر سکتے ہیں جیسی ہمارے نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ کی؟

اصل مرکز محبت اللہ کی ذات ہے کیونکہ وہی تمام محبتوں کے حصول کے لئے خالص اور صاف ذریعہ ہے۔ ہمارے باہمی رشتے صرف اسی وقت مضبوط ہوں گے جب ہمارا تعلق اس ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ

مضبوط ہوگا جس کی نظرِ کرم کی وجہ ہی سے ہم زندہ ہیں۔اس دنیا میں ہر وجود کی بنیاد اس کی محبت ہے اور آخرت میں یہ محبت جنت کی شکل میں ملے گی، ان شاء اللہ۔

زبیدہ عزیز

ایم۔اے۔اسلامک اسٹڈیز۔پاکستان

۱۵ جنوری، ۲۰۰۹